وفیات
یادرفتگان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرست اعلیٰ
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی جدائی

حضرت خواجہ خان محمد نوراللہ مرقدہ بھی گزشتہ ماہ خالق حقیقی سے ایسے وقت میں جاملے جب دکھوں اور مصیبتوں کی ماری ہوئی امت کو آپ کے سائباں کی اشد ضرورت تھی' پہلے ہی پاک و ہند کی سرزمین کی ہریالی بادِفنا کی ''مہربانیوں'' سے بے رونق ہوگئی تھی۔ اس نئے حادثہ فاجعہ کے بپا ہونے کے بعد تو آثار قیامت ہر کسی کو صاف نظر آرہے ہیں۔ دن بدن اللہ کے مقرب اور نیک بندوں سے یہ زمین خالی ہوتی جارہی ہے خصوصاً حضرت خواجہؒ کے پایہ کی ہستی کی جدائی تو بیان سے باہر ہے۔ حضرت اقدسؒ پاکستان میں اس وقت مسلک دیو بند کے میرِ کارواں سرخیل اور روحانی پیشوا تھے۔ ان کی ہردلعزیز اور پراثر روحانی شخصیت پر تمام حلقوں کا اتفاق تھا۔ وہ ایسے برگد کے تناور درخت تھے جن کے سایہ عاطفت میں ہر طبقہ اور ہر حلقے سے وابستہ افراد سماتے تھے۔ افسوس! صدافسوس! وہ سایہ بھی جاتا رہا۔

ے مردِ حق آگاہ مخدوم جہاں رخصت ہوا سب پہ تھا سایہ فگن وہ سائباں رخصت ہوا

حضرت خواجہ صاحبؒ زندگی بھر مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک سے وابستہ رہے اور اس کی بھرپور خدمت تادم واپسیں کرتے رہے' اس کی ترقی ونشوونما کے لئے اپنے نحیف بدن مگر طاقتور ارادوں اور خون جگر سے اس کی آبیاری فرماتے رہے۔ آج جو مجلس تحفظ ختم نبوت کا پلیٹ فارم تمام دنیا میں فعال اور متحرک نظر آرہا ہے اس کے پیچھے حضرت خواجہ صاحبؒ کی زندگی بھر کی کاوشیں اور دعائیں ہیں۔ اس کے علاوہ آپ تصوف کے میدان میں بھی زندگی بھر خلق خدا کی رہنمائی فرماتے رہے۔ تصوف اور سلوک کے راستوں پر آپ مختلف منازل طے کرتے ہوئے اوجِ کمال تک پہنچ گئے تھے۔ سینکڑوں اور ہزاروں افراد کے دلوں کی بنجر زمین میں آپ نے اللہ کی محبت اور عشق رسول کے بیج بوئے۔ اور ہزاروں تشنگانِ ہدایت آپ کے بحر فیضان سے فیضیاب ہوئے۔ آپؒ کی شخصیت میں بلا کی سادگی تھی۔ آپؒ نہ بظاہر کوئی بڑے مقرر' نہ ادیب اور نہ آتش نوا خطیب تھے۔ لیکن پھر بھی اللہ نے آپ کی خاموش طبع طبیعت میں وعظ و نصیحت اور دعوت وارشاد کے ہزار ہزار دفتر سجائے تھے۔ بڑے بڑے سنگ دل اور سیاہ کار آپ کی مجلس' آپ کی صحبت اور آپ کی توجہ سے ریشم اور موم کی طرح نرم بلکہ پگھل جاتے تھے۔ شاید آپؒ ہی کے لئے علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا کہ

ع...... نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

کافی عرصہ سے آپؒ صاحب فراش تھے اور پھر آخر میں کچھ وقت ملتان کے ایک ہسپتال میں زیر علاج بھی رہے لیکن کاتب تقدیر کے سامنے انسانی تدابیر' کارگر ثابت نہیں ہوئیں اور جمعہ کی رات آپ انتقال فرماگئے۔